

فستعلمون من اصحاب الصراط السوی ومن اهتدی

روئداد مناظرہ مرشدآباد

مابین مقلدین و غیر مقلدین

مطبع سعیدی کلکتہ کلنگا بازار میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح رہے کہ قبل اسکے اس کیفیت کو مولوی محمد سعید صاحب بنارسی نے اپنے پرچہ نصرۃ السنۃ وغیرہ مین لکھا ہے مگر چونکہ جس طرح جواب خصم مشکل ہے اسی طرح دوسرے کی پوری پوری تقریر بھی ادا کرنا مشکل ہے اور سچ ہے (تصنیف را مصنف نیکو کند بیان) بنابران مولوی صاحب ممدوح اسکو پوری طرح نہین لکھ سکے چنانچہ اسلئے مولوی صاحب کے استاد جناب مولوی حافظ عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ چشمہ رحمت غازیپور ان کو اس کیفیت کے لکھنے سے منع کرتے تھے مگر مولوی صاحب نے تیزی طبع سے نہین مانا اور ایک وجہ خرابی کی یہ بھی تھی کہ مولوی صاحب قبل وقوع مناظرہ بنارس سے چلتے وقت اخبار شحنۂ ہند مین چھپوا چکے تھے کہ مولانا محمد سعید صاحب مرشدآباد و مناظرہ کرنیکو روانہ ہوئے اور حالت یہ ہوئی کہ وہان حسب مشہورہ دعوا بعد مدعا علیہ وہ مناظر نہین بنائے گئے پس مولوی صاحب کا مقصود یہ ہوا کہ اس کیفیت کو اس طرح پر لکھئے کہ میری شرکت اور معاونت مناظرہ مین علما کے ساتھ ظاہر ہو۔ اس مصلحت اندیشی نے تحریر کو خبط کر دیا لہذا مین نے یہ کیفیت خود لکھی اور تصدیق کیواسطے جناب مولوی عبد اللہ صاحب ممدوح کے پاس بواسطہ مولوی ابراہیم صاحب آروی بھیجدی چنانچہ مولوی صاحب کا خط اس تحریر کے آخر مین منقول ہے۔

۱ کیفیت مناظرہ مرشدآباد

حامدًا و مصلیًا

امابعد واضح ہو کہ یہ ماہ جمادی الاول [illegible] ہجری مرشدآباد مین ایک مناظرہ درمیان مقلدین و اہل حدیث کے قابل دید و شنید واقع ہوا غالبًا ایسا اہتمام بنگالہ مین کیا ہندوستان مین بھی نہین ہوا ہوگا میرے دلمین آیا کہ پوری کیفیت اسکی لکھون تاکہ غائبین کو بھی اسکا لطف ملے پس پوشیدہ نہ رہے کہ ابتدا اسکی اس طرح پر ہوئی کہ درمیان مولوی

عبدالحق نامی ایک حنفی المذہب اور مولوی ابراہیم نامی ایک اہلحدیث باشندگان ضلع مذکور کے اولاً مسئلہ وجوب تقلید شخصی کے بارے مین مناظرہ ہوا تھا اُس مناظرہ مین مولوی عبدالحق صاحب حنفی مغلوب ہوئے اور کمال انصاف پسندی سے سر مجلس کھڑے ہوکر اقرار اپنی مغلوبیت کا کردیا اور کہا کہ ابھی مین اس مسئلہ کو اس وجہ سے تسلیم نہین کرسکتا کہ مجھسے بڑھکر بڑے بڑے علما ہین مین اسکے لیے مزید اہتمام کردن گا اور تمام علما کو اکٹھا کرکے مناظرہ کراونگا اسوقت جو محقق ہوگا تسلیم کرونگا چنانچہ حسب وعدہ اُنھون نے مزید صرف ہمت وکوشش کے ساتھ تمام رؤسا اور اکابر اس دیار کو آمادہ کیا اور ہزارون روپے اکٹھے کیے اور علماء دیار وامصار کو طلب کیا اور اہلحدیث کو بھی اپنے اہتمام کی خبر دی تاکہ وہ لوگ بھی آمادہ رہین چنانچہ اہلحدیث نے راقم الحروف عبدالعزیز رحیم آبادی کو اولاً خطوط لکھے مگر مین نے جواب تک نہین بھیجا تب مولوی ابراہیم صاحب آروی کو لکھا اُنھون نے بھی عذر کیا تب اُن لوگون نے مولوی عبداللہ صاحب غازیپوری اور اُن کے شاگرد مولوی محمد سعید صاحب بنارسی کو طلب کیا چنانچہ یہ حضرات تشریف لے گئے مگر وہان کا اہتمام دیکھکر ان لوگون کی یہ رائے ہوئی کہ اس ناچیز کو بلائین تب ان کے لوگون نے کہا کہ اُن کو بہت خطوط لکھے مگر جواب تک نہین آیا تب مولوی عبداللہ صاحب و مولوی محمد سعید صاحب نے کہا کہ ہمارا خط لیکر ایک آدمی خاص جائے چنانچہ مولوی حفاظت اللہ صاحب کو ان دونون نے خط دیکر روانہ کیا و حضرت والد ماجد جناب شیخ احمد اللہ صاحب سے میرے بھیجنے کی استدعا کی چنانچہ مولوی حفاظت اللہ خط لیکر پہونچے اور حسب اجازت والد مد ظلہ مین اُن کے ساتھ روانہ ہوا اور مولوی ابراہیم صاحب آروی بھی تار دیکر بلائے گئے اور جناب فخر المعاصرین مولوی محمد صاحب منگل کوٹی بھی تکلیف دیئے گئے جب سب لوگ اکٹھے ہوئے تو انکی تجویز شروع ہوئی کہ علمائے حاضرین مین سے کون شخص اس طرف سے مناظر قرار دیا جائے جو اس مجمع مین گفتگو کی صلاحیت تام رکھتا ہو. مولوی ابراہیم صاحب آروی اور مولوی محمد صاحب منگل کوٹی کی رائے اس ناچیز کے نسبت ٹھہری. ہرچند مین نے عذر بھی کیا مگر مسموع نہین ہوا تب مین نے کہا کہ اس بارے مین منشی عماد الدین صاحب سے جو موسس اس مجمع کے ہین پوچھنا چاہیے وہ جسکو تجویز کرین وہ مناظر قرار پاوے. چنانچہ منشی عماد الدین صاحب بلائے گئے اور اُن سے پوچھا گیا اُنھون نے بھی مجھی کو معین کرکے کہا کہ پہلے سے یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ ان کے ہوتے دوسرا مباحث نہو. آخر مجھکو منظور کرنا پڑا اور سامان مناظرہ شروع ہوا. قبل یوم مباحثہ کے ایک خط منجانب مقلدین مشتمل بر مضمون استدعائے مناظرہ آیا اُسکے جواب مین اہل حدیث کی طرف سے شروط مناظرہ لکھکر بھیجے گئے جنکا ماحصل یہی ہے کہ پولس کا انسداد ہو جانبین سے ایک ایک آدمی کلام کرے. غیر اہل مذہب فریقین ثالث ہوا جانبین سے شخص معتبر صدر انجمن ہو جو اعتصام شروط کا اہتمام کرے. جو مغلوب ہو اپنے مذہب سے رجوع کرے. علیٰ ہذا القیاس. ان مین سے بعض شرطین مقلدین کو نامنظور ہوئین جیسے جانبین سے ایک ایک شخص کا کلام کرنا وغیرہ اور دن مباحثہ کا آگیا اور ایک میدان مین دو شامیانے نہایت لمبے لمبے چوڑے چوڑے کھڑے

ہوئے اور مجلس کی تقسیم چار حصوں پر کیگئی۔ وسط مین مناظرین اور خواص کی جگہ اور بین المتخاصمین حد فاصل بنایا اور ایک طرف ثالثین کی جگہ احاطہ کی گئی اور چارون طرف عوام کی جگہ ٹھہرائی گئی اور جانبین کے ہزارون آدمی جمع ہوئے مقلدین کی طرف سے ملا محمد عارف صاحب و مولوی کریم بخش صاحب اور مولوی لطف الرحمن صاحب اور مولوی سعد الدین صاحب اور چند علمائے ولایتی و بنگالی تشریف لائے۔ اور اہلحدیث کی طرف سے مولوی محمد صاحب منگل کوٹی اور مولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری اور مولوی ابراہیم صاحب آروی اور مولوی محمد سعید صاحب بنارسی تشریف لائے اور یہ عاجز تھا اول شروط ... شدہ مین کلام ہوا آخر یہ تجویز ہوا منجانب مقلدین نو اشخاص وکلائے معززین محکمہ ججی مرشد آباد ثالث مقرر کیے گئے اور اہل حدیث نے بھی قبول کرلیا اور اس شرط کو کہ جو مغلوب ہو اپنے مذہب سے رجوع کرے ثالثون نے نامناسب سمجھکر نامنظور کرادیا حسب مشورہ یوم گذشتہ اہلحدیث کی طرف سے محرر سطور عبد العزیز مناظر قرار دیا گیا اور مقلدین کی طرف سے پہلے مولوی کریم بخش صاحب مناظر ہوئے پھر یکے بعد دیگرے بدلتے گئے اول مبحث وجوب تقلید شخصی ٹھہرا اور اس مین کلام شروع ہوا کہ مدعی کون ہے اور بار ثبوت کس پر ہے پہلے جانبین کا قول اس مسئلے مین لکھوایا گیا۔ (منجانب مقلدین) یہ لکھا گیا کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک تقلید شخصی واجب ہے (منجانب اہلحدیث) یہ لکھا گیا کہ ہم لوگ تقلید شخصی کو واجب نہین جانتے کیونکہ شریعت یعنی قرآن وحدیث مین اسکا ذکر اور ثبوت نہین پاتے (علمائے مقلدین) اگر یہ لوگ واجب نہین جانتے ہین تو اقسام ستہ احکام شرعیہ مین سے کون قسم جانتے ہین (عبد العزیز) ہم لوگ کہہ چکے ہین کہ شریعت مین اسکا ذکر اور ثبوت نہین پاتے ہین پھر یہ پوچھنا کہ کون قسم کا حکم شرعی ہے اسکے کیا معنی غرض اسی مین مباحثہ رہا منجانب مقلدین ملا محمد عارف و مولوی کریم بخش و مولوی لطف الرحمن اور مولوی سعد الدین کلام کرتے ہے۔ اور اہل حدیث کی طرف سے صرف محرر سطور عبد العزیز اس روز اسی مبحث وتعیین مدعی مین وقت خرچ ہوگیا اور بتجویز ثالثین مقلدین مدعی وجوب تقلید شخصی قرار دئے گئے۔ اسکے بعد یہ امر قرار پایا کہ اولاً علمائے مقلدین اپنے دعوے کو یعنی وجوب تقلید شخصی کو قرآن وحدیث سے ثابت کرین کیونکہ اہل حدیث اسکے منکر ہین یعنی کہتے ہین کہ قرآن وحدیث سے اسکا ثبوت نہین ہے پس اول دلیل جو منجانب مقلدین پیش ہوئی آیت (فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ) ہے آیت پڑھکر ترجمہ کیا تھا کہ ثالثین نے کہا گیارہ بج گئے اب مجلس برخواست ہونا چاہیے اُس روز مجلس اسی پر تمام ہوئی اور مناظرہ دوسرے دن پر موقوف رہا۔ اتنے مین منجانب مقلدین ایک مولوی صاحب نے کھڑے ہوکر عوام و تماشائیون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ صاحبو سنو ہم لوگون نے جو دعویٰ کیا تھا کہ تقلید شخصی واجب ہے اُسکو قرآن سے ثابت کردیا (عبد العزیز ثالثون کی طرف مخاطب ہوکر) کیا فریق مدعی نے اپنے دعوے کو قرآن سے ثابت کردیا۔

(ثالثین) نہین نہین (عبد العزیز) فریق مدعی کی طرف سے جو بات پکار کر کہی گئی اسکو آپ لوگون نے سنا (ثالثین) ہان سنا۔ پھر بیکنٹھ بابو سرآمد ثالثین نے اُٹھکر فرمایا کہ ذرا آپ لوگ سکوت کرین جب سب لوگ خاموش ہوئے تب اُنھون نے بہ آواز بلند فرمایا آج صرف اسی قدر بحث ہوئی ہے کہ منجانب مقلدین تقلید شخصی کے وجوب کا دعویٰ کیا گیا اور اسی دعوے کے ثبوت مین ایک آیت قرآن کی اُنھون نے پیش کی اور اُسکا ترجمہ کیا لیکن ابھی یہ نہین دکھایا ہے کہ اس آیت سے یہ دعویٰ کیونکر ثابت ہوا اب باقی بحث دوسرے دن ہوگی۔ غرض اُس روز مجلس اسی پر تمام ہوئی اور مناظرہ دو دن پر موقوف رہا۔ دوسرے روز ابتداءً ملا محمد عارف صاحب نے کھڑے ہوکر وعظ کے طور پر ایک تقریر شدّ و مد سے کی جسکا ماحصل اسی قدر تھا کہ ایسی مجلس اور ایسا اہتمام کبھی نہین ہوا تھا چاہئے کہ سب لوگ اسکا لحاظ کرین اور زیادہ دن بھی لگے تو اپنا حرج قبول کرین اور شریک مناظرہ رہین ادھر سے مولوی محمد ابراہیم صاحب نے بھی ایک تقریر دلپذیر اسی مضمون کی تائید مین بیان فرمائی۔ پھر ملا صاحب نے کھڑے ہوکر تقریر شروع کی (ملا محمد عارف) قرآن مین حرمین کی عظمت وارد ہے اور وہان کے لوگ مقلد ہین مضمون اسی قدر تھا مگر طویل تقریر مین کہا تھا (عبد العزیز) امام ابو حنیفہ رح سنہ مین پیدا ہوئے اور کوفے مین رہتے تھے اور اُن کے زمانے مین امام مالک مدینہ طیبہ کے امام تھے کیونکہ وہ سنہ ۹۳ھ مین پیدا ہوئے۔ تھوڑی مدت تک امام ابو حنیفہ رح سے چھوٹے تھے اور تمام اہل مدینہ کے امام تھے اُنھون نے امام ابو حنیفہ کا خلاف کیا اور امام ابو حنیفہ رح نے اُن کا اور سنہ ۱۵۰ھ مین جسمین امام ابو حنیفہ رح نے انتقال کیا۔ امام شافعی رح پیدا ہوئے اور وہ تمام اہل مکہ معظمہ کے امام تھے اُنھون نے بھی امام ابو حنیفہ رح کا خلاف کیا پس اُن کی پیروی کرنا اور حنفی مذہب اختیار کرنا حرمین کے خلاف کرنا ہے اسکے بعد مباحثہ ملتوی رہا اور کسی وجہ سے دو دن کی مہلت ہوئی۔ اس اثنا مین حنفیون نے مولوی ہدایت اللہ خان صاحب رام پوری مدرس جونپور کو خرچ بھیجکر بذریعہ تار کے طلب کیا اور وہ مجلس سوم مین شریک ہوئے اور آیت (فَاسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ الآیہ) پڑھکر اسکا بیان شروع کیا تھوڑی دیر کے بعد ایک اور مولوی صاحب کھڑے ہوئے لیکن مولوی ہدایت اللہ خان نے انکی تقریر ناپسند کرکے ڈانٹ کر اُن کو بیٹھا دیا اور اپنے ایک شاگرد مولوی شبیر علی نام کو کھڑا کیا اور اُنکی جو تقریر ناتمام رہی تھی اُسکی خود بیٹھے بیٹھے تقریر کرتے تھے صورت یہ تھی کہ گویا شاگرد ماتن تھے اور اُستاد شارح بلکہ انہین دو پر موقوف نہین چند صاحبان مولوی غیر مولوی بولتے جاتے تھے اور باوجود روکنے ثالثین کے باز نہ آتے تھے جن تقریرون کا ماحصل مین نے ترتیب دلائل مین لکھدیا ہے۔ پھر آیۂ مذکورہ کے بیان کے بعد اہل حدیث نے جواب طلب کیا اور کہا کہ دلائل تو سیکڑون ہین ایک اسکا تو جواب دے دین (عبد العزیز) ساری دلیلین اُسطرف کی تمام ہولین تو مین ایک دفعہ سب کا جواب دونگا ورنہ مین جواب دیتا جاؤنگا اور یہ آیندہ دلیل دینے کا وعدہ کرتے جاینگے۔ مین نے مانا کہ سیکڑون دلیلین ہی

مگر اُن مین ایسے جن جن پر زیادہ اعتماد ہوا انھین کو ذکر کرین۔ (ثالثین) نے پہلے اُن کو سمجھایا پھر اُن کی التجا پر کہا کہ اسکی ایک دلیل۔ (فَاسْئَلُوْ) کا جواب ہم لوگ بھی اول سننا چاہتے ہین اسکے بعد بقیہ دلائل وہ سب ایک دفعہ کہدین گے تو آپ ایک دفعہ جواب دیجیے گا چنانچہ مین نے اُسکا جواب دیا جو ترتیب جواب مین مذکور ہے۔ بالجملہ تقریر جانبین کی بہ ترتیب لکھتا ہون کلمات خلاف تہذیب وعنوانات خلاف تہذیب جیسے ہنسی ٹھٹھا کہ یا چند شخص کا مناظر کے سوا بولنا اور بیہودہ کلمی اور بُری مثالین جو ہمارے مقابلین سے سرزد ہوئین اُس سے مین نے قطع نظر کرلیا ہے۔ اور میری تہذیب نے اُسکے ترک پر مجھکو مجبور کیا صرف دلائل و براہین کے متعلق جسقدر باتین تھین اُسکو لکھا ہان اتنا ہے کہ جس بسط اور وسعت کے ساتھ وہان تقریر ہوئی تھی چونکہ اُسکو بعنوانہ لکھنے مین بڑی تطویل لاحاصل تھی بنابر آن صرف خلاصۂ کلام وحاصل مرام ضبط تحریر کرتا ہون غالبًا اس تحریر کی صحت اور واقعی ہونے سے کوئی انکار نہین کریگا اور جانبین کی دیانت دار ضرور اسکے صدق کا اقرار کرینگے والا فلعنۃ اللّٰہِ عَلَے الْکَاذِبِیْنَ

(دعوی مقلدین)

اہلسنت وجماعت کے نزدیک تقلید شخصی واجب ہے

(قول اہلحدیث)

ہم لوگ تقلید شخصی کو واجب نہین جانتے کیونکہ قرآن وحدیث مین اسکا ثبوت نہین پاتے

دلائل منجانب مقلدین

---

(۱) قرآن مین سورہ نحل پارہ چہاردہم آیت کریمہ ہے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ جسکا ترجمہ یہ ہوا۔ پوچھ لو اہل ذکر سے اگر تم نہین جانتے ہو اس سے ثابت ہوا کہ اہل ذکر سے پوچھنا چاہیے اور اُسکو ماننا چاہیے ورنہ پوچھنے سے کیا فائدہ اور اہل ذکر امام لوگ ہین کیونکہ اُنھون نے تحقیق کرکے شریعت کو ٹھیک کردیا اور ہمین مزید صرف ہمت کی اور چند شخص کے قول پر عمل کرنا ممکن نہین ہے تو ایک ہی اہل ذکر کے قول پر چلنا واجب ہوا اور یہی تقلید شخصی کے معنے ہین۔

(۲) ابن ماجہ مین روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے اتبعوا السواد الاعظم ۝ یعنی تابعداری کرو بڑے گروہ کی اور مقلدین کی جماعت بہت بڑی ہے تمام ملک اسلام مکہ مدینہ جو اصل دین کی جگہ ہے روم شام تمام کے لوگ مقلد ہین پس موافق اس حدیث کے مقلد ہونا چاہیے اسکے بعد دو گھڑی روز قبل مناظرہ کے مولوی ہدایت اللہ خان صاحب نے کہا کہ چند باتین اول بیان کردینی ضرور ہین تاکہ

ہین اول اُن چند باتون کو کہون گا کہ قرآن کس کو کہتے ہین اور کیونکر اُترا اور کس طرح پہلے تھا اور کب جمع کیا گیا۔ اور حدیث کسکو کہتے ہین اور اُسکے کے درجے ہین پھر ایک شاگرد کے معرفت نور الانوار نکلوا کر قرآن کی تعریف بیان کی اور کہا کہ حسب ضرورت حادثہ کے وقت اوترتا تھا اور سعد بن ابی وقاص اُسکے کاتب تھے متفرق کاغذون پر لکھ لیا کرتے تھے اُن سب کو ایک جگہ خلیفہ ثالث عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا پھر ترجمہ اردو وشرح وقایہ کا مقدمہ نکالکر حدیث کی تعریف اور اُسکی تینون قسمین قولی فعلی تقریری بیان کیا پھر حدیث کی قسم باعتبار صحت کے بیان کی صحیح حسن ضعیف صحیح اُسکو کہتے ہین کہ جسکے راوی سچے پکے عادل ضابط ہون اور حسن اُس سے درجے مین کچھ کم ہے اور ضعیف اُسکو کہتے ہین جسکے راوی مین کچھ عیب بیان کیا گیا ہو اور راویون کے احوال کی کتابین خاص خاص موجود ہین جیسے تقریب التہذیب اور میزان الاعتدال۔ جب اختلاف ہونے لگا اور حدیثین جھوٹی جھوٹی بننے لگین تب بڑے بڑے محدث لوگون نے نہایت کوشش کر کے صحیح حدیثون کو جمع کیا اور احوال رواۃ کی کتابین لکھین تاکہ صحیح اور ضعیف مین تمیز ہو جاوے اور اس کام کے کرنیوالے سب سے بڑے محدث ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری ہین پھر ابو الحسین مسلم پھر ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نسائی ہین۔

(ثالثین نے اہل حدیث کی طرف مخاطب ہو کر کہا) آپ لوگون کو اس بارے مین کچھ کہنا ہے؟

(عبد العزیز) امور تاریخی کی نسبت ہر چند بہت سی باتین غلط کہی گئی ہین جیسے سعد بن وقاص کو کاتب وحی کہنا حالانکہ کاتب زید بن ثابت تھے اور جامع قرآن خلیفہ ثالث کو قرار دینا حالانکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جامع اول ہین مگر چونکہ اسکو مبحث سے کوئی تعلق نہین ہے اسلئے ہم اپنے ثالثون کا قیمتی وقت زیادہ اس مین خرچ نہین کراتے مگر ایک امر محل تعجب ہے کہ موقع بیان جمع و تنقیح احادیث و تمیز بین الصحیح وغیرہ مین مخاطب نے امام اعظم کا ذکر کہین نہین کیا حالانکہ جب کسی وصف اور منصب کا ذکر ہوتا ہے تو پہلے خیال اُس شخص کی طرف جاتا ہے جو اُس منصب مین سب سے افضل ہو اور اس جگہ بیان مذہب محدثین مین باوجودیکہ یہ لوگ مقلد امام کے ہین ان لوگون کا خیال امام کی طرف نہین گیا اور باوجود اسکے کہ سابقًا کہا ہے کہ جب اختلاف شروع ہوا تو امام نے تحقیق کر کے امور شرعیہ کی تنقیح قرآن وحدیث سے کردی اور موقع بیان ائمہ اہل حدیث مین اُن کا ذکر تک نہین کیا بلکہ حضرات ارباب صحاح ستہ کا ذکر کیا اس سے دعوی تنقیح شریعت نسبت امام کے خلاف واقع ثابت ہوتا ہے اور اگر صحیح ہے تو اب بھی دکھادین اور اسکو ثابت کرین (مولوی ہدایت اللہ مولوی شیر علی مولوی ہادی حسن صاحبان) امام صاحب کا ذکر نہ کرنے سے یہ لازم نہین آتا کہ اُن کی تصنیف نہو اور انھون نے تنقیح احادیث نکیا ہو مثلاً قرآن مین آیت ہے لَا تُفْسِدُوا فِی الْاَرْضِ جس کا ترجمہ یہ ہے دنیا مین فساد مت کرو۔ اور اہل حدیث کہتے ہین کہ ہم لوگ تقلید کو واجب نہین جانتے پس اگر واجب نہین جانتے تو جائز جانتے

ہون گے پس ایک امر جائز کے سبب اگر فساد قایم ہوتا ہو حسب آیہ کریمہ اُس کام کا کرنا حرام ہو تو ترک تقلید حرام ہوا کیونکہ تقلید چھوڑ دینے سے بڑا فساد ہوتا ہے لاٹھی سونٹا چلتا ہے پس ترک تقلید واجب ہوئی۔ نمبر ۴ صحیح بخاری مین روایت ہے لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ ۝ الخ یعنی حلال نہین ہے خون کسی مسلمان کا مگر تین وجہ سے خون کے بدلے یا زنا کے سبب یا جماعت سے نکل جانے کے سبب سے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جماعت سے نکلنا نہین چاہیئے بلکہ جو نکلے اُسکو مار ڈالنا چاہیئے اور تقلید کو چھوڑنا جماعت سے نکل جانا ہے تو تقلید چھوڑنے والے کو شریعت کی رو سے مار ڈالنا چاہیئے پس تقلید واجب ہوئی نمبر ۵ حدیث مین ہے۔ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ۝ یعنی اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے جو اکیلا ہوا وہ جہنم مین بھی اکیلا ہی رہیگا یعنی وہان بھی اُس کا کوئی مانوس نہوگا اس سے بھی نکلتا ہے کہ بڑے گروہ سے نہین نکلنا چاہیئے نمبر ۶ یہ حدیث ہے مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ یعنی میری اطاعت خدا کی اطاعت ہے اور میری نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے اور میرے امیر کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میرے امیر کی نافرمانی میری نافرمانی ہے میرے امیر کے معنے جسکو مین نے امیر بنایا پس مجتہد لوگ بھی دین کے امیر ہین تو اُن کی نافرمانی رسول کی نافرمانی ہے اُس وقت لوگ امیر ہوتے تھے۔ اور امیر المؤمنین کہلاتے تھے نمبر ۷ تفسیر کبیر کی جلد ۲ صفحہ ۱۱ مین ہے قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ الخ یعنی مختلف ہوئے لوگ بیچ جواز تقلید کرنے مجتہد کے بعض نے کہا کہ جائز ہے۔

پس جب مجتہد کو تقلید کرنا جائز ہے تو غیر مجتہد پر تقلید بدرجہ اولی واجب ہوگی۔ نمبر ۸ بیضاوی مین ہے یَجِبُ عَلَی الْعَوَامِ اتِّبَاعُ الْعُلَمَاءِ ۝ یعنی عوام پر واجب ہے پیروی علما کی۔

اسکے بعد مولوی عبد الحق دہلی سے تا دیگر بلائے گئے اور انھون نے مباحثہ شروع کیا

نمبر ۹ قرآن مین ہے وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ یعنی اوتارا ہم نے اوپر تیرے کتاب بیان کرنیوالی ہر چیز کو اور ایساہی دوسری آیت مین ہے فِیْہِ تَفْصِیْلُ کُلِّ شَیْءٍ یعنی قرآن مین ہر چیز کا بیان ہے۔ قرآن مین ہر بات تفصیل کے ساتھ نہین پائی جاتی تو معلوم ہوا کہ قرآن مین اجمالا سب چیز کا بیان ہے پس اُس اجمال کی تفصیل کرنیوالا کوئی شخص ہونا ضرور ہے اور یہی کام مجتہدون کا ہے پس اگر اُن کی تقلید نکیجاوے تو قرآن کی مجمل کا مطلب کیونکر معلوم ہوگا۔ نمبر ۱۰ جب تقلید کے معنے مین (کسیکی بات بے دلیل ماننا) تو قرآن و حدیث بھی ماننا تقلید ہے کیونکہ وہ بھی بواسطہ راویون کے

معلوم ہوتے ہین تو اگر تقلید واجب نہو تو قرآن وحدیث بھی چھوڑ دیا جائے اور آدمی بالکل بیدین و آزاد ہو جائے جس کو چاہے حلال جانے اور جسکو چاہے حرام پس قول رواۃ کے ماننے پر جو دلیل ہو وہی تقلید کی بھی دلیل ہے (اس دلیل کے بیان مین مولوی ہدایت اللہ خان صاحب بھی شریک تھے) ۱۱ جانب مخالف نے خود کہا ہے کہ ہم لوگ صحیحین کو مانتے ہین تو اُن دونون کتابون کے ماننے پر کیا دلیل ہے جو اُسکی دلیل ہے وہی تقلید کی بھی دلیل ہے۔ تمام مولوی لوگ وعظ کہتے پھرتے ہین اور احکام شریعت کی تعلیم کرتے ہین تو اُن کی بات ماننے پر کیا دلیل ہے جو اسکی دلیل ہو وہی تقلید کی بھی دلیل ہے۔ اسکے جواب کے واسطے غیر مقلدون کو ہم تمام عمر کی مہلت دیتے ہین سارے غیر مقلدین عمر بھر سر مارین گے تو بھی اسکا جواب نہین دیسکینگے اگر تقلید نہین مانی جاویگی تو سارے علوم جغرافیہ حساب تاریخ لغت وغیرہ سب باطل ہو جاوین گے ۱۲ بخاری مین حدیث ہے۔ بلغوا عنی ولو آیۃ اور فَلْيُبَلِّغِ الشاهد الغائب ٥ یعنی پہونچاؤ ہماری طرف سے اگرچہ ایک ہی بات ہو۔ اور چاہئے کہ پہونچاوے حاضر غایب کو پس اگر کسی کی بات نہین مانی جاوے تو تبلیغ کا کیا فائدہ ۱۳ قرآن مین ہے اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ٥ یعنی تابعداری کرو اللہ کی اور تابعداری کرو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُن کی جو تم مین اختیار والے ہین۔ اور امام لوگ بھی دین مین اختیار والے ہین کیونکہ انھون نے اجتہاد کیا تو حسب آیت اُن کی تابعداری واجب ہوئی۔ ۱۴ قرآن مین ہے وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ ٥ الآیۃ یعنی جب کوئی خبر بھلی یا بُری اُن کے پاس آئی تو مشہور کر دیا اُسکو اور اگر پھیرتے اُسکو طرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طرف اُن کے جو اختیار والے ہین ان مین تو سمجھتے اُسکو وہ لوگ جو استنباط کرتے ہین۔ اس آیت سے استنباط ثابت ہوا اور اجتہاد اسیکو کہتے ہین مجتہد کے پاس بات کا لیجانا اور اُن کی بات ماننا ثابت ہوا ۱۵ یہ فرقہ جو اپنے کو اہل حدیث کہتا ہے فرقہ جدیدہ ہے چند روز سے پیدا ہوا ہے ان سے پہلے تمام علما شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالعزیز صاحب بلکہ صحاح ستہ والے بخاری و ابوداؤد وغیرہ سب مقلد تھے ۱۶ ان لوگون کے اُستاد مولوی نذیر حسین مکہ معظمہ مین جاکر توبہ کر آئے ہین یہ اُن کا توبہ نامہ خاص مکہ کا چھپا ہوا ہے۔ (اور اُس جعلی توبہ نامہ کو پڑھکر سنایا) اسکے بعد بدگوئی اور عیب جوئی رہی جسکی تحریر سے تہذیب آتی ہے

(دلایل مقلدین تمام ہوئے)

جوابات منجانب اہلحدیث

۱ ہمارے مخاطبین معززین کا دعوے باین لفظ ہے (اہلسنت وجماعت کے نزدیک تقلید شخصی

واجب ہے) اس دعوی مین ان لوگون نے اپنا لقب (مذہبی نام) اہلسنت وجماعت کہا ہے
یہ نام یہ لقب تین لفظ سے مرکب ہے اہل سنت جماعت اہل کا ترجمہ (والا) جیسے اہل عزت
عزت والا اہل مال مال والا اہل حکومت حکومت والا سنت کے معنے طریقہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم۔ یہ مشہور لفظ ہے سب لوگ جانتے ہین تو اہلسنت کے معنے ہوئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے طریقے والا اور جماعت کے معنے گروہ یہ بھی سب لوگ جانتے ہین باقی رہا گروہ سے کون
گروہ مراد ہے۔ تو سنت کے ساتھ ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد اس سے وہ گروہ ہے جو
سنت کے ساتھ تھا یعنی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا گروہ تو اہل سنت و
جماعت کے معنے ہوئے طریقۂ رسول وطریقۂ صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم والا ہر چند یہ معنے صاف
طور پر ظاہر ہے پھر بھی مزید اطمینان کے واسطے کتاب غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت پیران پیر بھی
دکھلاتے ہین (السنۃ ما سنہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم والجماعۃ
ما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم) یعنی سنت طریقہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہین اور جماعت اسکو جس پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق ہوئے
پھر ایک شخص غیر یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تقلید کرنا اور اپنے کو اہلسنت وجماعت کہنا
نہایت خلاف عقل ہے کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص وہ بھی غیر کی پیروی کرنے والا جماعت
صحابہ کی پیروی کرنے والا کہا جائے۔ ؟ پس کلمات دعوی ہی سے تقلید شخصی باطل ہوئی کیونکہ
اگر یہ لقب سچا وصحیح ہے تو تقلید شخصی باطل ہے ہم لوگون نے اسی واسطے تقلید کی نسبت پہلے
اپنی طرف سے کوئی حکم نہین لگایا کہ اگر ان کی زبان سے اسکا بطلان ثابت ہو جائے تو ہمارے
کہنے کی کیا ضرورت ہے اب ان کی دلیل فاسئلوا اھل الذکر کا جواب دیتا ہون
واضح ہے۔ کہ اُس طرف سے اس دلیل کے بیان ہو جانے کے بعد بعض وجہ سے مناظرہ ملتوی کیا گیا
تھا۔ اس فرصت مین مولوی **محمد سعید** صاحب۔ اور ہمارے دیگر علما نے مجھسے پوچھا کہ
اس دلیل کا جواب کس طرح پر اور کیا دوگے مین نے اُسکے اظہار سے انکار کیا اور کہا (دیوار
گوش دارد) مین نہین کہون گا مگر ان لوگون نے اصرار مزید کیا آخر مین نے وجوہ جوابات کا خلاصہ
لکھکر ان لوگون کو دکھلا دیا۔ غالباً اس سے سوائے بد طینت آدمی کے کوئی دیانتدار انکار
نہین کریگا۔ ۱ آیہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون جو اس طرف
سے پیش ہوئی ہے اول مین اُسکے فا ہے جسکا ترجمہ فارسی مین پس۔ اور ہندی مین تب ہے تو
اسکے پہلے کوئی کلام ہونا چاہیے اُسکو مخاطب نے کیون چھوڑ دیا۔ ۲ فاسئلوا کے معنے
ہین (تب پوچھ لو) تو مسئول عنہ اسکا یعنی کس بات کو پوچھ لو اس آیت سے مفہوم ہوتا ہے

یا نہین اور اس جگہ اُسکا ذکر ہے یا نہین۔ (ثالثین) مولوی ہدایت اللہ خانصاحب سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ ہان صاحب اس آیت کے آگے پیچھے پڑھیے اور بتایئے کہ اسکا ذکر ہے یا نہین مولوی ہدایت اللہ خانصاحب نے قرآن نکالکر پوری آیۃ کا ترجمہ پڑھا اور مطلب بیان کیا (عبدالعزیز) اھل الذکر کے معنے خود بیان کیا ہے (یاد والے) کس چیز کے یاد والے اس کو بیان کرنا تھا لفظ یاد والے سے نکلتا ہے کہ کسی خبر کو یا کسی کتاب کو کسی قول کو یاد رکھنے والے نہ یہ کہ اپنی تجویز سے اپنی طرف سے کوئی بات کہنے والے اور امام صاحب کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھون نے اپنی طرف سے کہا تھا اور وہ اُن کی اپنی بات تھی نہ دوسرے کا قول اور دوسرے کی خبر کیونکہ امام نے کہا اترکوا قولی بخبر الرسول ○ یعنی ہمارا قول حدیث پاکر چھوڑ دیجیو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی اپنی بات تھی نہ دوسرے کی خبر ورنہ یہ کیون کہتے پس امام صاحب یاد والے نہین ہوئے اور انکو اھل الذکر نہین کہ سکتے اور اسی سے وہ دعوی مقلدین کا باطل ہوا کہ امام صاحب نے سب باتین قرآن وحدیث سے کہی ہین اگر ایسا ہوتا تو امام کا یون قول نہوتا حسب قاعدہ علمائے مقلدین کو چاہیے تھا کہ پہلے امام صاحب کا اہل الذکر ہونا ثابت کرتے پیچھے یہ آیت پیش کرتے۔ جسوقت یہ آیت اوتری تھی اُسوقت کوئی اہل الذکر تھا یا نہین اگر تھا تو اُسکو چھوڑ کر دوسرے کو اُسکی جگہ قایم کرنیکی کیا وجہ۔ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (یعنی اگر تم نہین جانتے ہو) کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر جانتے ہو تو مت پوچھو اس سے ثابت ہوا کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا حکم یعنی قرآن وحدیث کے جانتے ہوئے مت پوچھو۔ (پوچھو) کے معنے تقلید کرو یعنی بیدلیل مان لو۔ کیونکر ہوئے بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ دلیل پوچھو یعنی بیدلیل پوچھے ہوئے مت مانو پس تقلید اس آیت سے باطل ہوئی نہ ثابت۔ علاوہ اِن سب کے اگر مان بھی لیوین تو امام صاحب سے پوچھنا کیونکر ممکن ہے کیا اللہ نے حکم کیا ہے کہ پوچھ لو اُس شخص سے جو ساڑھے گیارہ سو برس پہلے انتقال کر چکا ہو ایسی بات کوئی عقلمند نہین کہسکتا۔ پورے مضمون آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اُن لوگون کے حق مین صادر ہوا تھا جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کرتے تھے کیونکہ پورا مضمون آیت کا یہ ہے (نہین بھیجا ہم نے اُس سے پہلے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مگر مردون کو کہ وحی بھیجتے تھے ہم طرف اُن کے پس پوچھ لو۔ یاد والون سے اگر تم نہین جانتے ہو یعنی جب کفار مکہ نے کہا کہ یہ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تو آدمی ہین پیغمبر کیونکر ہوئے تب یہ آیت اتری جیسا کہ ہمارے مخاطبین نے خود کہا ہے علاوہ بران اس مطلب کے ثبوت مین یہ سیل صاحب کا انگریزی ترجمہ بہ نشان صفحہ وسطر حاضر ہے (ثالثین نے لیکر دیکھا) پھر اس آیت کا مخاطب اپنے کو سمجھنا گویا اپنے کو منکر رسالت سمجھنا ہے۔ اور یہ کہنا مولوی ہدایت اللہ خان صاحب کا (دو شخص کے قول پر عمل ہو نہین سکتا) بھی محض لغو ہے دو شخص

مخالف ہے قولون پر عمل ایک وقت مین ایک ہی مسئلہ مین نہین ہو سکتا و دو مسئلہ مین یا دو وقتون مین ایک ہی مسئلہ مین کیون نہین ہو سکتا۔

روز دوم بعد مباحثہ مولوی عبد الحق

(عبد العزیز) ؎ نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر ✤ اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی ✤ عنوانات خلاف تہذیب وکلمات خلاف تہذیب جو اُس طرف سے وقوع مین آئے اُنکی نسبت ہر چند مجھکو مزید شکایت نہین بلکہ مین یہی کہتا ہون ع بدم گفتی وخورسندم عفاک اللہ نکو گفتی۔ مگر اتنا تو ضرور کہونگا جو مفہوم اس شعر کا ہے ؎ ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے ✤ تمھین کہو تو یہ انداز گفتگو کیا ہے ✤ بالجملہ ایک دلیل آیت فاسئلوا کا جواب دیچکا ہون دوسری دلیل کا جواب شروع کرتا ہون۔ نمبر۲ حدیث اتبعوا السواد الاعظم جو اُس طرف سے پیش ہوئی ہے اور کتاب ابن ماجہ مین اس روایت کو بتایا ہے کتاب مذکور موجود ہے اور اتنے مولوی ہمارے مقابل مین ہین ذرا اس روایت کو باین لفظ ابن ماجہ مین نکالدین تو مین ان حضرات کی کتاب دانی کا مداح بنون۔

واضح ہو کہ اُس روز باوجود مزید اصرار کے روایت مذکور کو ابن ماجہ مین نہین نکالا

حدیث کی تین قسمین باعتبار صحت کے مولوی ہدایت اللہ خان صاحب نے لکھوایا ہے اور کہا ہے کہ راویون کی توثیق سے روایت صحیح ہوتی ہے اور اسی واسطے اسماء الرجال کی کتابین بنی ہین ذرا ہمارے مقابلین اس حدیث کو سند سے صحیح کردین تو مین آپ لوگون کی حدیث دانی کا اقرار کردن اس حدیث کا راوی ابو خلف اعمیٰ ہے اور اُسکو متروک اور کاذب لکھا ہے (تقریب التہذیب صفحہ ۲۹۶۔ اور میزان الاعتدال) اور دونون کتابون کا نام ہمارے مخاطبین نے خود لکھوایا ہے (دونون کتاب نکالکر دکھایا) بقولہٖ اون کے اس حدیث کا لفظ ہے اتبعوا السواد الاعظم جسکا ترجمہ یہ ہوا کہ تابعداری کرو تم سب بڑے گروہ کی پس موافق اسکے دو جماعت کا وجود ہونا چاہیے ایک تابعداری کرنیوالون کی جماعت۔ دوسری وہ جماعت جن کی تابعداری کی جاوے اور دوسری جماعت کو بڑا گروہ ہونا چاہیے حالانکہ ہمارے مخاطبین کے بیان کی روسے دو جماعت کا وجود نہین ٹھہرتا کیونکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ ہم لوگ مقلد ہین کیونکہ ہم لوگ بڑے گروہ ہین اور یہ صاف طور پر باطل ہے۔ جسوقت پیغمبر نے یہ کہا تھا اُسوقت کوئی بڑا گروہ تھا یا نہین ضرور کہنا ہوگا

کہ صحابہ کی جماعت عظیمہ موجود تھی پھر اُس جماعت کی پیروی چھوڑکر ایک شخص غیر کے جو اُنسے بہت پیچھے
پیدا ہوا تقلید کرنا صریح حکم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے خلاف ہے اور اسی مطلب
کی تائید کرتا ہے قول ہمارے پرانے دوست مولوی عبدالحق صاحب کا جو ہمارے آخر مقابل ہین وہ
اپنے اس کتاب مین لکھتے ہین (پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جو ہمارے بعد زندہ
رہیگا وہ بہت اختلاف دیکھے کا پس اُسوقت ہمارے طریقہ اور ہمارے خلفا کے طریقہ کو پکڑنا۔)
مولوی عبدالحق صاحب کی کتاب نکالکر دکھایا) پس طریقہ رسول وطریقہ خلفار رسول کو چھوڑکر ایک شخص
غیر کی تقلید کرنا صریح حدیث کے اور اُس کے جو ہمارے آخر مقابل مولوی عبدالحق صاحب نے اپنی اس
کتاب مین لکھا ہے خلاف ہے اور یہین سے لفظ اہل سنت والجماعت کا مطلب بھی جو ابتدائی تقریر
مین ہم نے کہا ہے کھل گیا پس تقلید شخصی کرنیوالا اہل سنت وجماعت نہین ٹھہرا۔ تمام اہل مدینہ طیبہ
نے امام ابوحنیفہ کے خلاف کیا کیونکہ وہان کے امام۔ امام مالک تھے اور اہل مکہ نے بھی اُن کے
خلاف کیا کیونکہ وہان کے امام۔ امام شافعی تھے اسی طرح سارے محدثین ارباب صحاح ستہ وغیرہ
نے اُن کا خلاف کیا بلکہ اُن کے شاگرد لوگ اُن کے خلاف ہوئے پھر امام ابوحنیفہ کی تقلید کرنا
سواد اعظم مکہ ومدینہ وغیرہ کے خلاف کرنا ہے پس بنابر قول علمائے مخاطبین کے کہ حرمین کی پیروی
ضرور ہے تقلید امام کی چھوڑ نا ضرور ہو گیا حسب قول مولوی عبدالحق مناظر کے جو اس کتاب مین
اُن کے ہے کہ صحیح بخاری کو ساری اہل اسلام نے قبول کیا اور نوّے ہزار علما نے اسکو مصنف سے
پڑھا (مولوی عبدالحق صاحب کی وہ کتاب نکالکر دکھایا) صحیح بخاری کو چھوڑکر امام ابوحنیفہ کی تقلید
کرنا سواد اعظم کے خلاف کرنا ہے۔ بڑے گروہ سے مراد اگر یہی ہے جو اُس طرف سے بیان کیا گیا ہے تو
قرآن کے خلاف ہے کیونکہ قرآن مین ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ
مَّا ھُمْ جسکا مطلب یہ ہوا کہ ایماندار نکوکار لوگ تھوڑے ہین اور دوسرے آیت مین ہے قَلِیْلٌ
مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ۝ یعنی بندہ شکر گزار ہمارے تھوڑے ہین جسکے ثبوت مین سیل صاحب
کا ترجمہ حاضر ہے۔ (سیل صاحب کا ترجمہ بہ نشان صفحہ وسطر دکھلایا۔) بڑے گروہ کے معنے حسب بیان
اُس طرف کے اگر یہی ہون کہ جہان جس طرف آدمی زیادہ پاوے اُسطرف ہو جاوے تو بنابراسکے انسان
دہلی مین رہے تو سنی رہے اور اگر لکھنؤ مین آوے تو شیعہ ہو جاوے کیونکہ وہان شیعہ زیادہ ہین ایسا
ہی مرشدآباد مین اگر شیعہ ہو جاوے کیونکہ یہان شیعون کی جماعت بڑی ہے اگر بڑے گروہ کا مطلب
یہی ہے جو اُس طرف سے کہا گیا ہے تو حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنا درست ہو جاوے
کیونکہ یزید کی طرف بہت لوگ تھے اور آپ کی طرف تھوڑے۔ ۳ تیسری دلیل اُس طرف سے آیت
لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۝ پیش ہوئی ہے جس کا مطلب اسی قدر ہے کہ مت فساد کرو زمین مین

اسکو ترک تقلید سے کیا علاقہ باقی رہا یہ کہنا کہ چونکہ ترک تقلید سے لوگ فساد کرتے ہین اسواسطے یہ
بھی فساد کرنیلہے محض نافہمی کی بات ہے اگر کوئی شخص اچھا کام کرتا ہو اُسکے سبب سے دوسرا شرارت
و فساد کرے تو مفسد فساد کرنیوالا کہلائیگا نہ وہ اچھے کام والا اور یہ تقریر جناب رئیس الجہابذہ مولانا
ہدایت اللہ خان صاحب کی کہ جب غیر مقلدین تقلید کو واجب نہین کہتے تو جایز کہتے ہون گے
اور امر جائز اگر موجب فساد ہو تو اُسکا ترک ضرور ہے۔ مین کہتا ہون کہ درمیان عدم قول بالوجوب
اور قول بالجواز کے لزوم سمجھنا اسکا جواب سوا اسکے کہ مین جناب مولانا کے علم و فضل امر معقولی
ہونیکی داد دون اور کچھ نہین کہسکتا مین نے تو تقلید کی نسبت اپنی طرف سے کوئی حکم نہین لگایا
اسی لئے کہ ان کے دلائل سے خود اسکا بطلان اور حرمت اگر نکل آوے تو میرے کہنے کی کیا ضرورت
اس آیہ مین لفظ بعد اصلاحہا۔ مخاطب نے نہین معلوم کیون چھوڑ دیا جسکا مطلب یہ ہے
کہ بعد درست ہوجانے زمین کے اسمین فساد مت کرو یعنی بعد ٹھیک ہوجانے کے مت بگاڑو تو
مین کہتا ہون کہ بنا بر اس آیہ کے ٹھیک اور درست ہوجانیکا زمین کے ایک زمانہ معین ہونا چاہئے
جسکے بعد بگاڑنا ناجائز ٹھہرے پس مین پوچھتا ہون کہ زمانہ رسالت و زمانہ صحابہ مین زمین ٹھیک
و درست ہوچکی تھی یا نہین ٹھیک و درست نہونا اُس زمانے مین تو کوئی مسلمان نہین کہسکتا پس
اُس درستگی کو اول کسنے بگاڑا دیکھنا چاہیے کہ کارخانۂ دین اُسوقت کسطرح تھا اور پھر بدلا یا نہین
اور کس نے بدلا پس واضح ہو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثلاً وضو کرنا لوگون کو سکھایا اور تیئیس ۲۳ برس تک
ہر روز پانچ دفعہ وضو کرکے بتایا ہزارون لاکھون آدمی سے اپنے سامنے وضو کراکر طریقۂ وضو کو ٹھیک
کیا پھر مدت دراز تک ہزارون لاکھون اُن کے اصحاب دیار اُسی طرح وضو کرتے رہے اور لوگون کو
بتاتے رہے کہ پہلے گٹون تک ہاتھ دھوئے۔ پھر کلی کرے ناک مین پانی دے۔ پھر منہ دھوئے پھر ہاتھ
کہنیون تک دھوئے۔ پھر سارے سر کا مسح کرے۔ پھر دونون پیر دھوے۔ امام ابوحنیفہ رح نے جو اسی
برس پیچھے پیدا ہوئے یہ بات نکالی کہ پیغمبر نے جس طرح سے وضو کیا اور لوگون کو بتایا اُس طرح ضرور نہین
بلکہ صرف منہ دھونا اور ہاتھ کہنیون تک اور چوتھائی سر کا مسح اور پیر دھونا اور وہ بھی ایک ہی دفعہ
یعنی لگاتار دھونا ضرور نہین بلکہ پہلے منہ دھولین اور گھنٹہ بعد ہاتھ دھووین اور اسی طرح مسح سر اور
پیر دھونا کافی ہے۔ یا پہلے پیر دھووین پیچھے منہ دھوئین اسی طرح نماز مین بھی بتایا کہ جس طرح پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور بتائی ہے ضرور نہین بلکہ صرف چند باتین انہین سے کر لینا کافی ہے۔ خود مولوی
عبدالحق نے کہاہے کہ قرآن مین ہے کہ شراب حرام ہے اور حدیث مین ہے کہ ہر چیز نشہ والی حرام ہے
امام ابوحنیفہ رح نے اسی برس پیچھے اگر یہ کہا کہ صرف چار قسم کی شراب حرام ہے۔ برانڈی شوق سے پیو
پورٹ شوق سے پیو جسکے لئے ہم کو ثبوت دینا ضرور نہین ہدایہ کا ترجمہ انگریزی ہمارے شائقون کے پاس موجود ہے

اگریہ لوگ انکار کرین تو وہ لوگ دیکھ سکتے ہین۔ غرض امام ابوحنیفہ رح نے جمیع امور دینیہ مین ضروری
وغیر ضروری نکالکر عنوان سابق کو بدلدیا اور ہر عبادت کی تقسیم چار حصون پر کردی فرض واجب سنت
مستحب حالانکہ یہ تقسیم زمانۂ رسالت وصحابہ مین کبھی نہ تھی پس کاروبار عبادت کو بعد درست ہونے
کے کسنے بگاڑا۔ ہمارے مخاطبین معززین اسکو بتادین کہ امام نے کس اختیار سے اپنی رائ لگاکر
ارکان عبادت کی تقسیم چار پر کردی۔ اور خود اپنے ہی قول سے وہ کیون مورد اس آیت کے نہونگی
۴ چوتھی دلیل اُس طرف سے یہ پیش ہوئی ہے کہ صحیح بخاری مین مروی ہے لایحل دم امرء مسلم
الحدیث۔ اس حدیث مین ہمارے مخاطبین معززین نے لفظ اَلتَّارِكُ لِدِيْنِهٖ چھوڑ کر صرف
المفارق للجماعۃ۔ پڑھکر مطلب بیان کیا ہے جو کمال دیانت کی دلیل ہے اسکی وجہ یہ تھی کہ اس
لفظ کے ذکر کرنے سے مطلب حدیث کا کھل جاتا تھا اور اُن کو اپنا مطلب نکالنے کا موقع نہین
رہتا تھا۔ یہان سے ہمارے مخاطبین کی دیانت وعلم دونون کا اندازہ کرنا چاہئے۔ حدیث کا مطلب
صاف کھلا ہوا ہے کہ (جو شخص دین اپنا چھوڑ کر جماعت سے نکلجاوے) یعنی مرتد ہو کر جماعت
اہل اسلام سے نکل جاوے۔ کہان یہ مضمون کہان تقلید چھوڑ دینے والا اور اگر ٹھیک یہی فرض
کرلیوین تو اسکا جواب دلیل دوم کے جواب سے واضح ہے جسکے موافق مورد اسکے مقلدین ہی ٹھہرتے
ہین۔ نہ اہل حدیث۔ ۵ پانچوین دلیل اُس طرف کی مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ الخ ہے جس سے
امیر کی اطاعت نکلتی ہے مین کہتا ہون کہ ان لوگون کو اول یہ ثابت کرنا تھا کہ امام صاحب ان کے
امیر تھے پیچھے یہ حدیث پیش کرنا تھا ایسا نکرنا دلیل ہے علم وفضل اور مناظرہ دانی کی حضرات
مخاطبین خصوصاً جناب مولانا ہدایت اللہ خان صاحب نے لفظ امیری کے معنے خود بیان کئے
ہین (کہ جس کو مین نے امیر بنایا) یہ لفظ چاہتا ہے کہ اُس امیر کا وجود زمانۂ رسالت مین ہو ورنہ یہ
کیونکر صادق آئے گا (جس کو مین نے امیر بنایا) پس ان کے امام جو اسّی برس کے بعد پیدا ہوئے
کیونکر اسکے مصداق ہو سکتے ہین۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا امیر بنایا ہوا تھا یا نہین اگر تھا تو اُسکو مطاع ہونے کے منصب سے معزول ہونیکی اور امام ابوحنیفہ رح
کو اُسکی جگہ منصوب ہونیکی کیا وجہ اور اگر نہین تھا تو اُسوقت کے لوگون نے اس حکم کی تعمیل کیونکر کی
زمانۂ رسالت مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جسکو سالار فوج بناکر بھیجتے تھے اُس شخص کا کیا
لقب ہوتا تھا اگر امیری اُسکا لقب تھا تو امام ابوحنیفہ جو کبھی کسی فوج کے سالار نہین بنے کیونکر اُس
لقب سے ملقب ہوگئے امام ابوحنیفہ کا لقب امیر اگر کسی کتاب مین لکھا ہے تو دکھاوین۔ مولوی
ہدایت اللہ خانصاحب نے اس دلیل کے بیان کرتے وقت فرمایا تھا کہ لوگ امیر ہوتے تھے اور
اُن کا لقب امیر المومنین ہوتا تھا۔ اگر یہ فرمانا اُن کا صحیح بھی ہو جاوے تو امام ابوحنیفہ تو کبھی امیر المومنین

نہین کہلائے بلکہ ان کے وقت کے امیر المؤمنین دوسرے تھے جنھون نے ان کو کوڑے مارے
اور قید بھی کیا یہانتک کہ قید خانہ ہی مین رحلت بھی کی۔ علاوہ اسکے امیر کی اطاعت اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی اطاعت دونون اس حدیث مین مذکور ہے اور اطاعت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحابہ وسلم مقدم ہے کہ اُن کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے پس اگر حکم امیر و حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مین اختلاف ہو تو اُس وقت انسان کیا کریگا ضرور اُس وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مقدم ہوگا
ورنہ خدا کی نافرمانی لازم آئیگی جیسے بلا تشبیہ مثلاً منصف اور جج دونون کے عدول حکمی قانوناً جرم
ہے مگر جب دونون مین اختلاف ہو تو جج کا حکم مقدم ہوتا ہے اور منصف کا حکم مسترد ہوجاتا ہے۔
۶؎ یہ چھٹی دلیل اُس طرف کی۔ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ الخ ہے اول اس حدیث کو بسند
صحیح بیان کرین ورنہ استدلال صحیح نہین ہے۔ دوسرے اسکا جواب دلائل گذشتہ کے جواب سے
عیان ہے اس حدیث مین شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ کا مطلب جناب رئیس الجہابذہ مولانا ہدایت اللہ
خانصاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ (وہ جہنم مین بھی اکیلا ہی رہیگا یعنی وہان بھی کوئی اُسکا مانوس نہوگا)
اس مطلب کے بیان پر سوا اسکے کہ جناب مولانا کے علم و فضل اور خوش فہمی کی داد دون اور کیا
کہون (علمائے مقلدین) باربار مولانا ہدایت اللہ خان صاحب کا نام کیون لیتے ہو مولانا نہین بولے
تھے انکا نام لیتے ہوئے غیرت نہین آتی ہ (ثالثین) چند آدمی ملکر بحث کرتے تھے مولانا بھی انہین
تھے۔ ہم لوگ یہ کہسکتے ہین کہ وہی مباحث تھے اور نہ یہ کہ سکتے ہین کہ وہ مباحث نہ تھے (عبدالعزیز)
بولتے ہوئے شرم نہین آئی اب جواب سنتے ہوئے شرم آتی ہے اور میرے نام لینے اور نہ لینے
کیا ہوگا ۔ ؏ نہ ہم سمجھے نہ آپ آئے کہین سے ٭ پسینہ پوچھیے اپنی جبین سے ٭ گل و گلچین کا گلہ
بلبل خوش لہجہ نکر ٭ تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث) ۷؎ ساتوین دلیل عبارت تفسیر کبیر جلد ۲
صفحہ ۱۱۰ کی پیش ہوئی ہے جسکا مطلب صرف اسی قدر ہے کہ جواز تقلید مجتہدین اختلاف ہے
بعض نے جائز کہا اور بعض نے ناجائز اور یہ تحت آیہ کریمہ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ الآیۃ
کے مرقوم ہے اور اسی کتاب کی جلد ۶ صفحہ ۱۲۸ مین بذیل بحث اسی آیت کے لکھا ہے کہ استدلال
بعض مولویون کا اس آیت سے تقلید پر محض واہی ہے کیونکہ یہ آیت تو خاص یہود و نصاریٰ کے
بارے مین اوتری چنانچہ یہ عبارت اگلی ہے اور ایسا ہی جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ اور جلد ۱ صفحہ ۳۱۰ مین لکھا ہے
(چنانچہ دونون جلدون مین وہ مقام دکھلایا) دوسرے اسی عبارت پیش کردہ مین ہے کہ تقلید کے
جواز اور غیر جواز مین اختلاف ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے واجب نہین کہا اور دعوی
وجوب کا تھا اور وہ بھی مطلق تقلید نہین بلکہ تقلید شخصی۔ ۸؎ آٹھوین دلیل اُس طرف سے بیضاوی
کی عبارت پیش ہوئی ہے جسکا مطلب یہ بیان ہوا ہے کہ (عوام پر علما کی اتباع واجب ہے)

ان پر اولاً تقلید کا لفظ بھی مذکور نہین اور تقلید اور اتباع کو ایک معنی مین سمجھنا خوش فہمی ہے۔ دوسرے
بیان پر عوام کی قید لگی ہوئی ہے جس سے صاف نکلتا ہے کہ خواص پر واجب نہین۔ تیسرے علما کے صیغہ جمع
سے ظاہر ہے کہ ایک شخص کی تقلید نہین پس تقلید شخصی اس سے باطل ہوئی نہ ثابت۔ چوتھے یہان پر صریح
لفظ تقلید کا مذکور نہین اور صفحہ فلان مین بیضاوی کے دیکھئے تقلید کی صریح حرمت موجود ہے۔ پانچوین
اگر علما اور مجتہدین گذشتہ ایک ہی ہین تو ہمارے مخاطبین کس گنتی مین ہین جو ان کے کہنے پر عوام چل رہے ہین
یہان تک تمام ہوا جواب ان استدلالات کا جو مولوی ہدایت اللہ خان صاحب اور ان کے اعوان
نے پیش کئے تھے۔ اور یہان سے جواب گفتار قلعی دار کا اپنے پرانے دوست مولوی عبدالحق صاحب کے
شروع کرتا ہون۔ مین نے ان کی گفتار کو قلعی دار اس وجہ سے کہا کہ جو چیز قلعی دار ہوتی ہے بادی النظر مین
بہت اچھی معلوم ہوتی ہے مگر ذرا سا کھرچ دینے کے بعد ساری قلعی اور وقعت اسکی جاتی رہتی ہے
اسی طرح ہمارے دوست نے بڑے زور شور کی تقریر سے اپنے وجوہ استدلال پر قلعی کی ہے اور بڑے دعوے
کے ساتھ یہ بات کہی ہے کہ اسکا جواب غیر مقلدین سے عمر بھر نہین ہونیکا اس قلعی دار مضمون سے اُن کے اس
طرف کے لوگ بہت خوش ہوئے اور اپنے مولانا سچا سمجھکر الفاظ تہنیت اور شاباشی کے بول بولے مگر جب
اسکی قلعی کھلے گی تو معلوم ہوگا کہ مولوی صاحب نے باتین بنا کر اپنا رنگ تو جما لیا مگر یہ خیال نہین کیا کہ یہان
دلائل کی ضرورت ہے خالی بات بنانے سے کام نہین چلیگا ؎ نکتہ چین ہے غم دل اسکو سنائے
نہ بنے ٭ کیا بنے بات جہان بات بنائے نہ بنے ٭ ہمارے دوست نے اولاً دو آیت پیش کر کے ظاہر کیا
ہے کہ قرآن مین احکام مجملاً مذکور ہین اور اس اجمال کے تفصیل کی ضرورت ہے اور یہی کام مجتہدون
کا ہے اگر ان کی تقلید نکی جائے تو قرآن کے اجمال کی تفصیل کیونکر معلوم ہو۔ پس مین پوچھتا ہون کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم (جو تیئیس برس دنیا مین پیغمبری کرتے رہے اور احکام الٰہی لوگون کو
پہونچاتے رہے) اُنھون نے قرآن شریف کے اجمال کی تفصیل اور احکام الٰہی کا بیان صاف طور پر کیا
یا نہین اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وقت اور اُن کے یار واصحاب کے وقت احکام الٰہی
ظاہر ہوئے اور اُن پر عمل ہوا یا نہین اُسوقت مین احکام الٰہی کا ظاہر نہونا اور اُنپر عمل نہونا کوئی مسلمان نہین
کہسکتا پھر جب یہ سب کام اُسوقت مین ہو چکے تھے پھر مجتہد کا کیا کام اور اُن کے اصلاح کی کیا ضرورت باقی رہی۔
۲۔ ہمارے پرانے دوست نے تقلید کے معنے (بیدلیل کسی کی بات مان لینا) بیان کر کے بڑے شد و مد سے
تقریر کی ہے کہ (اگر تقلید نہ کی جاوے تو قرآن نہین مانا جاوے کیونکہ وہ بھی بواسطہ راویون کے پہونچا اور
اسی طرح احادیث کیونکہ بخاری کے حدثنا کو ماننے پر کیا دلیل بلکہ سارے علوم جغرافیہ وحساب وغیرہ
وغیرہ کے ماننے پر کیا دلیل ہے۔ مین اس تقریر کی اولاً ایک مثال دیتا ہون جس سے اسکی خوبی ظاہر ہو جاویگی
اور اسکا تار و پود کھل جائیگا۔ مثلاً جج صاحب کے یہان ایک مقدمہ پیش ہوا جسمین منجانب کئی منصف

صاحب۔ گواہ تھے جج صاحب نے عند المباحثہ یہ کہا کہ دعویٰ مدعی سچا ہے کیونکہ منصف صاحب نے ایمین
گواہی دی ہے اور انکی گواہی بیشک قابل اعتبار ہے۔ وکیل صاحب مدعا علیہ نے جو ہمارے دوست کے ہم فہم تھے
جواب دیا کہ منصف صاحب کی گواہی کو آپ معتبر نہین کہسکتے اور اُسکو نہین مان سکتے کیونکہ آپ اُن کا
فیصلہ مسترد کرتے ہین جو فیصلہ نہین ماننے کیوجہ ہے وہی گواہی کے بھی نہ ماننے کی وجہ ہے جج صاحب ایسی
بحث کرنیوالے وکیل کو سوائے بیوقوف کے اور کیا کہین گے کہ استرداد فیصلہ منصف صاحب کا یہ مطلب نہین
ہے کہ ہم اُن کو جھوٹا اور غیر معتبر آدمی جانتے ہین بلکہ یہ سمجھتے ہین کہ اُن کی رائے مین غلطی واقع ہوئی ہے
رائے و تجویز کی غلطی سے یہ لازم نہین آتا کہ جس امر کا دیکھنا یا سننا وہ بیان کرین وہ غلط اور جھوٹھ سمجھا
جاوے اسی طرح امامون کی رائے نماننے سے یہ لازم نہین آتا کہ نزول قرآن کی شہادت یا قول و فعل
پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ سلم کی شہادت بھی نہین مانی جاوے کیونکہ رائے کی بنا سمجھا دُپر اور شہادتکی
بنا دیکھنے و سننے پر ہے۔ باقی رہا یہ کہ امام صاحب نے اپنی رائے سے کہا اسپر خود انکا قول (اترکوا قولی)
جسکا بیان ہم پہلے کر چکے ہین دلیل ہے۔ اور یہ قول ہمارے دوست کا کہ معنی تقلید (کسیکی بات بیدلیل مان لینا)
قبولی روایت پر بھی صادق آتا ہے محض نافہمی کی بات ہے اگر کسی وکیل نے کوئی دفعہ کسی قانون کا بیان
کیا وہ قانونی دفعہ کہلائیگا یا قول اُس وکیل کا۔ چپراسی نے جو حکم حاکم پہونچایا وہ حاکم کا حکم کہلائیگا یا اُس
چپراسی کا اگر کسی نے یہ مصرعہ پڑھا (راستی موجب رضائے خدا است) یہ مقولہ سعدی کہلائیگا یا اُس شخص کا۔
اور اگر ایسا ہی ہے تو یہ لوگ اپنے کو مقلد امام ابو حنیفہ رح کا کیون کہتے ہین کیونکہ اُن سے تو اُن کا قول
سُنا نہین اور نہ اُن کی کوئی کتاب دیکھی پس حسب فہم ہمارے دوست کے اپنے کو مقلد اُس مولوی کا کہنا
تھا جس سے سُنا نہ امام کا پس اُن کی تقریر سے خود اُن کا جواب نکلتا ہے کہ (مولوی لوگ تمام وعظ کہتے
پھرتے ہین اور احکام شریعت پہونچاتے ہین) مگر ساتھ اسکے کوئی اپنے کو اُن مولوئن کا مقلد نہین کہتا کیونکہ
مولوی لوگ اپنی بات نہین کہتے بلکہ امام ابو حنیفہ کی بات کہتے ہین بنابران یہ لوگ اپنے کو حنفی کہتے ہین
ایسی پوچ و لچر بات پر اسقدر زور دکھانا کہ عمر بھر غیر مقلدون سے اسکا جواب ہو نہین سکتا۔ دو حال سے
خالی نہین یا خود رائی و روایت مین یعنی تجویز اور شہادت مین کوئی فرق نہین سمجھا یا سمجھکر اپنے لوگون کے
خوش کرنے کو ایک قطعی دار مضمون کہدیا۔ ۲۳ ہمارے دوست نے دو حدیثین اپنی دلیل مین پیش کی ہین
ایک (بلغوا عنی ولو آیۃ) یعنی پہونچاؤ ہماری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ دوسری حدیث
(لیبلغ الشاھد الغائب) یعنی حاضر غائب کو پہونچادے۔ اس دلیل کو دعوی سے کیا تعلق ہے
دعویٰ تو یہ ہے کہ (سارے مسائل مین ایک ہی امام کی تقلید یعنی بیدلیل ان کی بات مان لینی واجب ہے)
اور دلیل یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو ہماری ایک بات بھی معلوم
ہو وہ پہونچادے۔ سبحان اللہ دعویٰ و دلیل مین کسقدر مطابقت ہے۔ مین کہتا ہون کہ بخاری اور مسلم

وغیرہ کے ماننے پر جو دلیل طلب کی ہے یہی دونون حدیثین پیش کردہ اُنکی کتب حدیث کے ماننے پر دلیل ہین کیونکہ کتب حدیث کی تدوین اور تبلیغ حسب حکم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے جیساکہ ان دونون حدیثون سے ظاہر ہے اور رائے اور قیاس کی کتابون کا بطلان بھی ثابت ہوگیا کیونکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی باتون کے پہونچانیکا حکم دیا تھا نہ یہ کہ کوئی امام اپنی رائے و تجویز سے مسئلہ نکالکر پہونچا وین باقی رہا یہ امر کہ امام نے اپنی رائے سے کہا اسکو ہم بیان کرچکے ہین علاوہ اسکے اگر دونون یعنی حنفی مذہب کی کتاب اور بخاری ومسلم وغیرہ کی کتابین دونون ایک ہی قسم کی چیز تھی تو اُسکا نام فقہ اور اُسکا نام حدیث کیون ہوا۔ فقہ کے معنی لغت مین فہم اور سمجھ کے ہین اور حدیث کے معنے حکایت اور بات کے۔ پس دونون کے نام ہی سے دونون کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ ۴ چوتھی دلیل ہمارے دوست نے یہ آیت پیش کی ہے (اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ) یعنی تابعداری کرو اللہ کی اور تابعداری کرو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اور اختیار والون کی اپنے مین سے۔ اور اپنے امام کو مصداق اُولِی الْاَمْرِ کا ٹھرایا ہے قطع نظر ازین سب امور کے اس آیت سے صریح طور پر تقلید شخصی باطل ہوگئی کیونکہ اسمین لفظ اُولِی الْاَمْرِ ہے جسکے معنے خود کہے ہین (اختیار والون کی) نہ صرف ایک کی۔ دوسرے وقت نزول اس آیت کے جو لوگ اس لفظ کے مصداق تھے اُن سب کو معزول ہوکر امام ابوحنیفہ کو اُن کی جگہ منصوب ہونیکی کیا وجہ۔ تیسرے لفظ اختیار کے معنے اجتہاد کے کیونکر ہوئے۔ چوتھے اس آیت مین اطاعت خدا اور رسول واولی الامر سب کی مذکور ہے پس اگر رسول واولی الامر مین اختلاف ہو تو کسکو ترجیح ہوگی۔ پانچوین آگے اس آیت کے موجود ہے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ) یعنی جب جھگڑو تم لوگ کسی بات مین تو اُسکو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرو۔ یعنی اختلاف کے وقت صرف خدا اور رسول ہی کی طرف رجوع کرنا چاہئے نہ غیر کی طرف پس اُسوقت مین کہ جھگڑا او اختلاف درپیش ہے خدا اور رسول کی کتاب قرآن وحدیث کی طرف رجوع کرنا چاہئے نہ امام کی طرف پس اس سے تقلید باطل ہوئی نہ ثابت۔ ۵ پانچوین دلیل یہ آیت (اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ) الآیہ پیش ہوئی ہے جسکا حاصل اسی قدر ہے کہ بھلی بری خبر سنکر اُس کو مشہور نہین کردینا چاہئے بلکہ اُسکو طرف رسول کے و اولی الامر کے پیش کرنا چاہئے تاکہ وہ لوگ دیکھین کہ یہ خبر سچی ہے یا جھوٹی اسکو اس دعوی سے کہ (تقلید شخصی واجب ہے) کیا تعلق ہم کہتے ہین کہ اس سے تقلید شخصی کیا بلکہ مطلق تقلید باطل ہوگئی کیونکہ موافق اس آیت کے کسی کی کوئی بات سنکر یون ہی مان لینا نہین چاہئے بلکہ رسول کی کتاب اور اختیار والون کے اقوال سے ملانا چاہئے۔ علاوہ ان سب کے مین کہتا ہون کہ تقلید شخصی کے معنے جب یہ ٹھہر چکے کہ (ہر مسئلہ مین ایک ہی امام کی تقلید کرنا) تو مین کہتا ہون کہ اس مسئلہ وجوب تقلید شخصی (جسکے سبب اتنا بڑا اختلاف پڑا ہوا ہے) مین یہ لوگ اپنے امام کے مقلد ہین یا نہین اگر مقلد ہین تو امام کا قول اس بارہ مین دکھا دین۔ اور اگر اس مسئلہ مین امام کے

مقلد نہین ہین تو دو حال سے خالی نہین ہے ان کے امام نے اس مسئلہ مین کچھ کہا یا نہین اگر نہین کہا تو اولاً تقلید شخصی نہین رہی کیونکہ اس مسئلہ مین دوسرے کیطرف جانا ہوگا دوسرے وہ قول ملا محمد عارف صاحب و مولوی ہدایت اللہ خان صاحب کا کہ (امام نے سارے مسائل تحقیق کرکے واسطے عمل اُن لوگون کے ٹھیک کردیا) لغو ہوگیا کیونکہ امام نے ایسا مسئلہ جسکے سبب سے مسلمانون مین اسقدر اختلاف پڑا ہوا ہے بالکل چھوڑ دیا اب مین دیکھتا ہون کہ ان کے امام نے اس مسئلہ مین کیا کہا یہ مسلم الثبوت ان کی کتاب معتبر (جسکو ہمارے مخاطبین تسلیم کرچکے ہین) مین لکھا ہے عن (ائمتنا لا یحل لاحد ان یقول بقولنا مالم یعرف من این قلنا ○ یعنی ہمارے امامون نے کہا ہے کہ حلال نہین کسیکو ہم لوگون کی بات بولنا جب تک یہ جان لے کہ ہمنے کہان سے کہا جسکا حاصل یہ ہوا کہ امامون نے اپنے قول کو بیدلیل سمجھے ہوئے زبان پر لانا حرام بتایا ہے پس جس کا زبان سے نکالنا جائز نہین اُسپر عمل کہان تک جائز ہوگا۔ پس اس مسئلہ مین یہ لوگ اپنے امامون کے مخالف ہین اور اُن کا دعویٰ یہ تقلید شخصی بالکل غلط اور ان کے امام کے خلاف ثابت ہوگیا پس تقلید شخصی اُنکی جہل ہوگئی۔ ہمارے دوست نے فرقہ اہل حدیث کو فرقہ جدید قرار دیکر شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ بہت علما کا نام لیکر بتایا ہے کہ سب لوگ مقلد تھے۔ ہرچند اسکے جواب کی ضرورت نہین کیونکہ اسکی کوئی دلیل نہین دی ہے۔ دوسرے مبحث یعنی وجوب تقلید شخصی کو اس سے کوئی تعلق نہین با اینہمہ مین اپنے دوست کی سچائی ظاہر کرنے کو اُن علما مین سے دو ایک کے اقوال دکھاتا ہون یہ کتاب مصفیٰ تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب کی ہے اسمین مرقوم ہے (فقیر را مدتی بسبب اختلاف مذاہب فقہا و کثرت احزاب علما و کشیدن ہر کسے بجانبے تشویشے رو داد کہ تعیین طریقہ برای عمل ضروری ست و تعیین بغیر ترجیح سفسطہ و وجوہ ترجیح بسیار و اقوام را در تقریر وجوہ ترجیح اجمالاً و تفصیلاً اختلاف فاحش پس ہر جانب دست و پا زدو فائدہ نہ دید و از ہر کسے استعانت نمود حاصلے بدست نآمد بعد ازان بتضرع تمام بحضرت باری جل مجدہ متوجہ شد و گفت لان لم یہدنی ربی لاکونن من القوم الضالین انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ○ پس اشارت بکتاب موطا کہ تالیف امام ہمام حجۃ الاسلام مالک بن انس ست واقع شد) اس عبارت سے اُن کی ظاہر ہے کہ وہ تقلید کو باطل جانتے تھے کیونکہ اُنھون نے لکھا کہ تعیین بغیر ترجیح دلائل سفسطہ یعنی باطل ہے دوسرے دعا مانگی ہے جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ اگر اللہ ہم کو ہدایت نہین کریگا تو ہم گمراہون سے ہو جاوینگے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر ترجیح دلائل کے عمل کرنیوالون کو وہ گمراہ سمجھتے تھے۔ تیسرے یہ لکھا ہے کہ بعد دعا کے مجھکو اللہ نے کتاب موطا (جو حدیث کی کتاب ہے) کیطرف ہدایت کی ہے اس سے بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو حدیث پر عمل کرنیکی ہدایت کی نہ فقہ پر۔ پھر یہ وصیت نامہ انکا ہے اسمین فرماتے ہین (وصیت اول این فقیر چنگ زدن است بکتاب و سنت و ہر روز پارۂ از ہر دو خواندن و اگر طاقت خواندن ندارد ترجمہ ورقی از ہر دو شنیدن دوایم

تفریعات فقہیہ را بر کتاب و سنت عرض کردن انچہ موافق افتد بحیز قبول آوردن والا کالای بد بریش خاوند دادن امت را ہیچ وقت از عرض مجتہدات بر کتاب و سنت استغنا حاصل نیست وسخن متقشفہ فقہا کہ تقلید عالمی را دستاویز ساختہ از کلام شارع معصوم بے پرواشدہ باشند نشنیدن وبدیشان التفات نکردن وقربت خدا جستن بدوری اینان) دیکھیے یہ وصیت شاہ ولی اللہ کی کہ قرآن وحدیث مضبوط پکڑنا وہر روز تھوڑا اُن دونون کو پڑھنا اور جو نہ پڑھ سکے اُسکو ترجمہ دونون کا سننا اور فقہا کے مسائل کو قرآن وحدیث سے ملانا جو موافق ہو اُسکو قبول کرنا نہیں تو اُسکو چھوڑ دینا اور مقلد عالمون کی بات نہ سننا اور اُن کی طرف توجہ نکرنا اور کہا کہ ان سے دور رہنے مین خدا کو ڈھونڈھنا جسکا مطلب یہ ہوا کہ علمائے مقلدین کی صحبت مین انسان خدا سے دور یعنی دین سے بے بہرہ ہو جاتا ہے جس شخص کا یہ مقولہ ہو اُسکو مقلد کہنا ہمارے مخاطب کی غایت سچائی کی دلیل ہے۔ ہمارے مخاطب نے یہ کہا ہے کہ ان لوگون کے اُستاد (جو ان کے بھی اُستاد ہین) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے مکہ معظمہ مین توبہ کیا ہے۔ اصل حال یہ ہے کہ دلیل دینے ومباحثہ کرنے مین جب یہ لوگ بر نہین آتے تو جھوٹ بولکر بہتان باندھکر بازی لیجانا چاہتے ہین۔ کبھی کہتے ہین کہ یہ لوگ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت نہین کرتے۔ محمد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا نہین جانتے۔ سور کی چربی حلال کہتے۔ خالہ پھوپھی سے نکاح جائز سمجھتے ہین حالانکہ ہم لوگ ایسے عقیدہ ومذہب والیکو کافر جانتے ہین۔ پہلے مشہور کر دیا اخبارون مین چھاپ دیا کہ مولانا نذیر حسین صاحب قتل کیے گئے۔ پھر مشتہر کیا کہ وہ مکہ معظمہ مین قید ہین۔ جب جناب مولانا سفر حج سے مکان پر واپس آگئے اور یہ لوگ صاف طور سے جھوٹے بنگئے تو یہ توبہ نامہ جعلی بنا کر مشتہر کیا ہے جسکی عربی تک صحیح نہین اور دفتر وہان کا ترکی زبان مین ہے اور یہ عربی اور اسپر مہر وغیرہ ندارد اسکی تکذیب کیواسطے اہل حدیث نے خاص دفتر سے وہان کے پروانہ حاکم جو ترکی مین بمہر ودستخط ہے اُسکا فوٹوگراف منگوا کر انکو جھوٹا ثابت کر دیا وہ فوٹوگراف بعینہ موجود ہے (حضور نمائش مین پیش کیا گیا) مگر ساتھ اسکے ان لوگون کو جھوٹ بولتے شرم نہین آتی شاید سمجھا ہوگا کہ وہ فوٹوگراف یہان کہان سے آیگا ہمارا جھوٹ چل جایگا۔ فقط اسکے بعد آیتین جو دلیل مین پیش ہوئین تھین سیل صاحب کا ترجمہ قرآن انگریزی مین نشان دیکر حوالہ نمائش کیا

جواب الجواب منجانب مقلدین

مولوی ہدایت اللہ خان باعراض) آیہ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ الآیۃ کے نسبت جو جواب دیا گیا ہے کہ یہ آیت خاص منکرین رسالت کے بارے مین اوتری ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص مورد کا ورنہ آیتین قرآن کی تو سب خاص خاص بار مین اتری ہین تو اب اُن کا حکم باقی نہ رہے مثلاً قرآن مین ہے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ یعنی قایم کرو نماز کو تو یہ آیت بھی خاص اُسوقت کے لوگون کے بارے مین

اوتری تھی تو اب نماز چھوڑ دیجائے۔ اسی طرح آیت فَاسْئَلُوْا اگرچہ خاص بارے مین اوتری تھی مگر حکم اسکا اب تک سب پر قایم ہے۔

(مولوی عبدالحق) آیۂ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ کے جواب مین جو الزامات امام ابو حنیفہ پر نسبت تقسیم کرنے احکام کے طرف ضروری وغیر ضروری کے قایم کئے گئے ہین اسکے جواب مین یہ صحیح بخاری موجود ہے اسمین روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک ایک دفعہ بھی وضو کیا اور دو دو دفعہ بھی اور تین تین دفعہ بھی۔ اتبعوا السواد الاعظم کے نسبت جو کہا ہے کہ یہ روایت ابن ماجہ مین نکال دین چھپی ہوئی ابن ماجہ مین یون ہے (عَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ) اور دونون کے معنے ایک ہین قلمی نسخہ مین اسی طرح ہے یعنی اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ۔

(عبدالعزیز) وہ قلمی نسخہ جس مین یا ین لفظ ہے کہان ہے دکھا دین (نہین دکھایا) اور یہ جو کہا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی طرف تھوڑے لوگ تھے غلط ہے کیونکہ اگر کوئی شخص جنگل مین جہان اسکا کوئی نہو مارا جاوے تو یہ نہین کہہ سکتے کہ اس کی طرف کوئی نہین ایسے ہی امام حسین علیہ السلام کو راہ مین شہید کیا ورنہ اُن کی طرف بھی بہت لوگ تھے۔

تفسیر کبیر و تفسیر بیضاوی مین جو تقلید کی برائی دکھائی ہے وہان تقلید سے مراد باپ دادون کی تقلید ہے نہ مجتہدون کی یہ جو کہا ہے کہ قرآن کے سارے احکام اور شریعت کی سب باتین زمانہ صحابہ مین ظاہر ہوگئین تھین تو بھلا بتلا دین کہ ریل پر نماز کا مسئلہ اور نوٹ کا مسئلہ جو اب پیدا ہوا ہے اسوقت مین کہان ظاہر ہوا تھا۔

یہ جو کہا ہے کہ امام کی کوئی کتاب نہین ہر چند اُن کی کوئی تصنیف نہین مگر اُن کے شاگردون کی کتابین ہین جنمین اُن لوگون نے اقوال امام کو درج کیا ہے اور وہ سب اقوال مدلل بقرآن و حدیث ہین اور مشہور و معتبر اُن مین سے چھ کتابین ہین زیادات مبسوط جامع صغیر جامع کبیر سیر صغیر سیر کبیر (عبدالعزیز) یہ جامع صغیر موجود ہے اسمین بتا دین کہ قرآن و حدیث کی کون دلیل مذکور ہے۔ یہ شراب والا مسئلہ اسمین موجود ہے اسکی دلیل بتا دین (اسکا جواب ندارد) امام صاحب کا قول جو پیش کیا ہے کہ حدیث پاکر ہمارا قول چھوڑ دو اسکی مثل یہ ہے کہ جسکا مال کھرا ہوتا ہے وہ بڑے دعوے سے کہتا ہے کہ ہمارا قول تو سب مدلل ہی ہے ملاکر جانچکر دیکھ لو۔

اس کے بعد الزامات شروع ہوئے یہ لوگ وہابی ہین جب سرکار کی طرف سے ان لوگون کو دھر پکڑ شروع ہوئی تب ان لوگون نے اپنے کو اہل حدیث کہنا شروع کیا ورنہ پہلے ان کو وہابی نام پر فخر تھا اور کہتے تھے (وہابی کے معنے ہین رحمان والا) علیٰ ہذا القیاس اسی قسم کی باتین فضول جنکو مباحثے کوئی تعلق نہین ہر گھڑی عیب جوئی شروع ہوئی یہانتک کہ وقت مباحثہ کا قریب اختتام کے پہونچا (ثالثین) پس گفتگو ختم کی گئی چونکہ مقلدین مدعی تھے اسواسطے انکو دومرتبہ بحث کا موقع دیا گیا اور غیر مقلدین چونکہ مدعا علیہم تھے اسواسطے

حسب قاعدۂ عدالت اُن کو ایک دفعہ بحث کا موقع دیا گیا۔ ہم لوگ سوچکر ایک ہفتہ مین فیصلہ دینگے۔ بہتر ہو کہ دونون طرف کے مولوی صاحب اپنے اپنے بحث کا خلاصہ لکھکر دین فقط .... **تمام شد**

واضح رہے کہ اپنی اپنی بحث کا خلاصہ اردو مین لکھکر دونو نے دوسرے دن حوالہ بکلیہ بابو سراج الدین صاحب کر دیا فقط۔

نقل خط حافظ مولوی عبداللہ صاحب غازیپوری مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ موسومہ مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب آروی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از عبداللہ بخدمت شریف اخی المعظم المکرم ابی محمد ابراہیم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج جناب کا کارڈ پہونچا رویداد مناظرہ دیکھا خوب ہے اور اسکا طبع ہونا بہت مناسب لیکن نصرۃ السنۃ کا پرچہ اسی پنجشنبہ کو پہونچا اُسمین کیفیت مناظرہ کو چھاپ دیا حالانکہ اسمین تعجیل سے کئی خط کے ذریعے سے روکا تھا۔ اگر وہان یہ پرچہ نہو تو بھیجدون اُسکو بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔ مکرمی مولوی عبدالعزیز صاحب کی تحریر گو زوائد امور مین تطویل سے خالی ہے لیکن اصل امر مین یعنی خاص جلسہ کی گفتگو کے بیان مین نہایت عمدہ ہے اُسکے پڑھنے اور سننے سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ابھی جلسہ نظر کے سامنے ہے اور گفتگو ہو رہی ہے والسّلام۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ ابو محمد ابراہیم صاحب آروی یکی از حاضرین جلسہ مناظرہ واقع گورابازار ضلع شاہ آباد

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی **اما بعد**۔ مخفی نرہے کہ مین نے اس روئداد مناظرہ کو دیکھا اور اُس جلسۂ مناظرہ واقع گورابازار مین بھی حاضر تھا۔ بیشک تحریر مولوی عبدالعزیز صاحب کی لائق ستائش ہے یہ تحریر کچھ ایسی تحریر ہے کہ گویا خود بول رہی ہے کہ مین افراط و تفریط سے الگ ہون اور وہی ہون جس نے اپنی تاثیر سے اہل مجلس مناظرہ کو فریفتہ کر لیا تھا مین بہت اعتماد کے ساتھ کہسکتا ہون کہ یہ رویداد خدا شاہد ہے کہ بہت ہی سچی ہے۔ تطویل کی نظر سے کچھ مضامین لب انداز بھی کئے گئے ہین زیادتی بالکل خالی ہے۔
اللّٰھمّ ارنا الحق حقًّا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلًا وارزقنا اجتنابہ اٰمین



اس کو ناظرین ملاحظہ کیجیے

الارشاد الی سبیل الرشاد فی امر التقلید والاجتہاد

مذکورہ بالا کتاب جدید الطبع مولفہ جناب مولانا حافظ حکیم ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری ہمارے یہان فروخت
کیواسطے موجود ہے رد تقلید مین ابتک صدہا کتابین لکھی گئی لیکن ایسی جامع کتاب اردو زبان مین آج تک کوئی نہین چھپی
اس کتاب مین مقلدین کے تمام دلائل وشبہات کا جو وہ تقلید شخصی کے بارے مین پیش کیا کرتے ہین نہایت مہذبانہ
محققانہ پیرایہ مین جواب دیا گیا ہے مثلاً یہ کہ امام ابو حنیفہ رح اور دیگر ائمہ رح سے باوجود اتنے بڑے امام ہونیکے
حدیث کا خلاف کیونکر ہوا ہے متبعان جو بڑے بڑے عماد فضلا تھے حدیث کا خلاف کیون کیا؟ کیا وہ لوگ
بیدین یا محض جاہل تھے؟ تمام اولیاء اللہ ہمیشہ مقلد ہی ہوتے رہے ہین۔ اور یہ کہ غیر مقلد ہو کر آدمی آزاد ہو جاتا
کسی مذہب کا پابند نہین رہتا۔ اس قسم کے سیکڑون شبہات واعتراضات کا ایسا تسکین بخش جواب دیا ہے کہ کسی
منصف مزاج کو بغیر تسلیم کئے چارہ نہین نیز مقلدین کے اس اعتراضات کا کہ اہلحدیث کا مذہب نیا جاری
ہوا ہے پہلے اس مذہب کو کوئی جانتا نہ تھا مفصل جواب دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی سچی پیروی کرنیوالے اور اسلام کے عین منشاء کے مطابق چلنے والے یہی لوگ ہین ان کا وہی دین ہے جسکی
طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو بلاتے اور ہدایت فرماتے رہے۔ ان کا وہی طریقہ ہے جو صحابہ کا طریقہ
تھا۔ ایک خوبی اس کتاب مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر ابتک ہر زمانے مین اہل حدیث
کا نام بنام ثبوت دیا ہے کہ فلان سنہ مین فلان عالم اہلحدیث فلان ملک مین تھے۔ اس کتاب مین یہ بھی بتایا
گیا ہے کہ مذہب تقلید کب شروع ہوا اور اسکے شروع ہونے کے اسباب اسکی ابتدائی حالت پھر ہر زمانے مین
اسکے انقلاب اور طرح طرح کے رنگ بدلنا اسکی سوانح عمری اسکا وقت شباب۔ شباب کے بعد انحطاط شروع ہونا
اور یہ کہ یہ مذہب کس وقت فنا ہو کر پردہ عدم مین چھپ جائیگا یہ بحث بھی قابل دید ہے اہلحدیث پر جو غلط بہتان
اور جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہین انکا جواب شافی وکافی۔ الغرض یہ کتاب اپنے باب مین بے نظیر کتاب ہے اور ایک خوبی اس کتاب مین
یہ بھی ہے کہ سرکاری عدالتون مین جو مقدمات پیش ہوتے ہین اسکے لئے ڈگری کا رہنما ہے علاوہ اسکے کہ حکام کو نفس مقدمہ کے سمجھانے مین مدد
دینے والی ہے ہمین بحوالہ تاریخ وسنہ تمام ان نظایر کا ذکر موجود ہے کہ جہان جہان اہلحدیث کے مقدمات دائر ہوئے اور برابر انکی ڈگری ہوتی رہی کاغذ
ولایتی سفید چھپائی صاف عمدہ قیمت باوجود ان سب خوبیون کے صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک یکشت دس جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت
اس اشتہار مین اس کتاب کے مضامین کا مشتے نمونہ از خروارے بیان کیا گیا ہے مفصل فہرست مضامین علحدہ بھی طبع ہو گئی ہے جو دو پیسے کا ٹکٹ آنے پر مفت
بھیجی جائیگی بغرض اشاعت اسکی دو دو مین کلکتہ کو لوٹولہ توسر کار لین نمبر ۳ مسجد اہلحدیث نزد ضیاء الرحمن ۔ روہیلکھنڈ شہر شاہجہانپور محلہ تارین حکیم محمد حسن